## سوال

عورت، گدھا اور کتے کے گزر جانے سے نماز کا ٹوٹ جانا؟ برائے کرم یہ وضاحت فرمادیں کہ کیا گھر میں نوافل ادا کرنے کی صورت میں اگر سامنے سے ہماری ماں، بہن یا بیوی گزر جائے تب بھی نماز ٹوٹ جائے گا۔ اس حدیث کا اصل مفہوم کیا ہے۔ اس کا محل وقوع کیا ہے۔ کونسی ایسی جگہ

## جواب

عورت، گدھا اور کتے کے گزر جانے سے نماز کا ٹوٹ جانا السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ عورت، گدھا اور کتے کے گزر جانے سے نماز کا ٹوٹ جانا؟ برائے کرم یہ وضاحت فرمادیں کہ کیا گھر میں نوافل ادا کرنے کی صورت میں اگر سامنے سے ہماری ماں، بہن یا بیوی گزر جائے تب بھی نماز ٹوٹ جائے گا۔ اس حدیث کا اصل مفہوم کیا ہے۔؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! احادیث میں جو عورت، گدھا اور کالے کتے کا ذکر ہے یہ وہ اشیا ہیں جو انسان کی نماز میں بگاڑ کا سبب بن سکتی ہیں۔ کیونکہ نمازی کے آگے سے ان اشیا کا گزرنا خشوع اور خضوع کو مٹانے کے مترادف ہے۔ یہی حدیث کا مقصود ہے۔ امام نووی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وتأول هولاء حديث ابی ذر رضی اللہ عنہ علی ان المراد بالقطع نقص الصلاة لشغل القلب بهذه الاشياء وليس المراد ابطالها'' (شرح مسلم، ج۴، ص۲۳۰) ''یعنی جو حدیث ابو ذر رضی اللہ عنہ کی ہے اس سے مراد نماز میں کمی ہونے کے ہیں (کیونکہ ان اشیا کا گزرنا) شغل قلب کا باعث ہے، اور اس سے مراد نماز کا باطل ہونا نہیں ہے (بلکہ خشوع وخضوع میں فرق آنا ہے)۔'' امام شوکانی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''قال العراقی: واحاديث الباب تدل علی ان الكلب والمراة والحمار تقطع الصلاة، والمراد بقطع الصلاة ابطالها، وقد ذهب الی ذالک جماعة من الصحابة منهم ابوهريرة، وانس، وابن عباس رضی اللہ عنهم'' (نیل الاوطار، ج۳، ص۱۷) ''علامہ عراقی فرماتے ہیں کہ جو احادیث اس باب پر دلالت کرتی ہیں کہ کتا، عورت اور گدھا نماز کو قطع کر دیتے ہیں تو اس سے مراد نماز کا قطع ہونا (خشوع وخضوع میں) باطل ہونا ہے اور اسی طرف صحابہ کرام کی ایک جماعت گئی جن میں ابو ہریرہ، انس اور ابن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین شامل ہیں۔'' اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے کہ نمازی کے آگے مندرجہ بالا اشیا کا گزرنا نماز کو فاسد کرنے کے مترادف ہے۔ اگر ہم غور کریں کہ ان اشیا کا ذکر کیوں کیا گیا ہے تو واقعی میں یہ اشیا نماز کو فاسد کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ مثلاً اگر آپ نماز ادا کر رہے ہیں اور کتا وہ بھی کالا آپ کے سامنے بھونکنا شروع کر دے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی نماز سے خشوع وخضوع جاتا رہے گا۔ اسی طریقے سے اگر آپ نماز کی حالت میں ہیں اور ایک عورت آپ کے سامنے سے گزر جائے تب بھی آپ کی نماز میں خلل واقع ہو سکتا ہے اور بعینہ یہی حالت گدھے کی ہے جب وہ اپنی بد صورت آواز سے ہنکے گا تو یقیناً نماز میں خلل اور خرابی واقع ہوگی۔ صفی الرحمن مبارکپوری فرماتے ہیں: ''وأمّا تخصيص المراة والكلب والحمار بالذكر فليس معناه ان غيرها لا يقطع بركة الصلاة، والا لم يكن لتاثيم الرجل لاجل مروره بين يدی المصلی معنی، بل لان هذه الثلاث مظان لوجود الشيطان وفتنته، فيكون القطع من اجلها ابلغ واشد واقطع، فقد روی الترمذی عن ابن مسعود مرفوعاً (ان المراة عورة فاذا خرجت استشرفها الشيطان) وروی مسلم عن جابر مرفوعا ان المراة تقبل فی صورة شيطان وتدبر فی صورة شيطان وورد فی نهيق الحمار: انه ينهق حين يری الشيطان۔ اما الكلب فقد ورد فی هذا الحديث نفسه ان الكلب الاسود شيطان، وقف علم خبث مطلق الكلب بان الملائكة لا تدخل بيتا فيه كلب، وان من اقتنی كلبا۔ فيما لم ياذن فيه الشرع۔ انتقص من اجره كل يوم قيراطان۔ اما وصف الكلب الاسود بانه شيطان فلكثرة خبثه وشدة سوء منظره وفظاعته۔'' (منة المنعم شرح مسلم، ج۱، ص۳۲۸) ''اور جو ذکر میں تخصیص کی گئی ہے کہ عورت، کتا اور گدھا (نماز کو باطل کر دیتے ہیں) تو پس اس کا معنی یہ نہیں کہ ان تینوں اشیا کے علاوہ کوئی اور چیز نماز کی برکت کو ختم نہیں کر سکتی۔ اگر یہ حکمتیں نہ ہوتیں (یعنی عورت، کتا اور گدھا کے گزرنے کی) تو مرد کے لیے کوئی گناہ نہ ہوتا۔ بلکہ یہ تینوں چیزیں شیطان کے وجود اور فتنہ کی جگہیں ہیں۔ تاکہ (نماز) ختم ہو جائے اور شیطان کی وجہ سے سخت پریشان ہو جائے۔ ترمذی نے ابن مسعود سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ عورت یقیناً پردے کی جگہ ہے اور جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور مسلم میں جابر بن عبد اللہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ یقیناً عورت جب آتی اور جاتی ہے شیطان کی صورت میں، اور گدھے کے ہینگنے کے بارے میں بھی موجود ہے کہ وہ شیطان کو دیکھ کر اپنی آواز نکالتا ہے (ہینگتا ہے) اور جہاں تک کتے کے بارے میں ہے تو حدیث میں کالے کتے کے ساتھ یہ مخصوص ہے۔ کیونکہ کالے کتے کو شیطان کہا گیا ہے۔ یقیناً کتے کا مطلب خبث ہونا موجود ہے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتے ہوں یا جس نے کتے کو پالا ہو اس کے بارے میں شریعت نے اجازت مرحمت فرمائی۔ (بلاوجہ کتا پالنا شریعت میں اس کی رخصت نہیں)'' شبیر احمد عثمانی ''فتح الملهم'' میں فرماتے ہیں: ''المراة بالقطع فی حديث الباب قطع الوصلة بين العبد وبين الرب جل جلاله لا ابطال الصلاة نفسها'' (فتح الملهم شرح صحیح مسلم، ج۳، ص۳۳۴) ترجمہ: ''یعنی نماز ختم کرنے کا جو یہاں مقصد ہے اس

حدیث کے باب میں تو قطع سے مراد بندے اور رب کے درمیان رابطہ کا انقطاع ہے اور نماز کا اپنی ذات کے اعتبار سے باطل ہونا مراد نہیں۔ ''امام قرطبی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یقطع الصلاۃ المراۃ والحمار، فان ذالک مبالغۃ فی الخوف علی قطعھا وافسادھا بالشغل بھذہ المزکورات، وذالک ان المراۃ تفتن، والحمار ینھق، والکلب یروع فیتشوش المتفکر فی ذالک حتی تنقطع علیہ الصلاۃ وتفسد'' (المفھم شرح مسلم، ج ۲، ص ۱۰۹) ترجمہ: ''یعنی نماز کا قطع ہونا عورت اور گدھے کی وجہ سے تو یہ مبالغہ ہے اس سبب کہ نماز کا قطع ہونا اور اس کی بنیاد کی وجہ سے ان اشیا کے شغل کے سبب، کیونکہ عورت فتنہ میں ڈالتی ہے اور گدھے کا ہینگنا (وہ بھی خرابی کا باعث بنتا ہے) اور کتا ڈراتا ہے نمازی کو یہاں تک کہ اسے تشویش میں ڈالتا ہے حتی کہ اس کی نماز ختم ہو جاتی ہے یا (خشوع وخضوع میں) بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔'' جلال الدین سیوطی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وان المراد بالقطع فی الحدیث نقص الصلاۃ یشغل القلب بھذہ الاشیاء'' (الدیباج، ج ۱، ص ٦٤٠) ترجمہ: ''یہ کہ نماز کا قطع سے مراد یہاں حدیث میں نماز کی کمی ہے کیونکہ دل ان اشیا کی وجہ سے شغل میں پڑ جاتا ہے۔'' الحمد للہ بات عیاں ہوئی کہ ان تین اشیا کا جو ذکر احادیث صحیحہ میں موجود ہے آخر اس میں کیا حکمت ہے۔ اس کی حکمتین دوسری احادیث نے مترشح کر دیں کہ ان کا اصل سبب (نماز کا خراب ہونا) شیطان کے عمل دخل کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ جب بندہ صلاۃ کو ادا کرتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اور شیطان کا کام ہی بندہ کا تعلق رحمٰن سے توڑنا ہے۔ باقی رہا محارم رشتہ داروں کے گزرنے کا تو اس حوالے سے شیخ ابن باز سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: "الحدیث الذکور عام، یعم الأم والأخت والبنت والزوجۃ وغیرھن، لعدم ما یدل علی التخصیص" انتھی. "مجموع فتاوی ابن باز" (332/29). یہ حدیث عام ہے، جو ماں، بہن، بیٹی اور بیوی وغیرہ سب کو شامل ہے۔ اس میں کسی کی تخصیص نہیں ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب محدث فتوی کمیٹی